

121554-اسلام میں کفار سے مشابہت کیوں حرام قرار دی گئی ہے؟

سوال

اسلام نے مسلمانوں پر دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کی مشابہت کو حرام کیوں قرار دیا ہے؟

پسندیدہ جواب

مشابہت ایک حالت کا نام ہے جو انسان پر طاری ہوتی ہے، مشابہت کرنے سے جس کی مشابہت کی جائے اُسکی تعظیم ہوتی ہے، عمومی طور پر یہ نامناسب عادت ہے، اسی لئے شریعت نے کفار سے مشابہت کے مسئلے کو کافی اہمیت دی، اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعی طور پر حرام قرار دیا، اور فرمایا: (جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے) ابو داؤد، (4031) اور البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے تین میں میں:

"اس حدیث کا کم از کم یہ تقاضا ہے کہ کفار سے مشابہت حرام ہے، اگرچہ ظاہری طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مشابہت رکھنے والا شخص کافر ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ میں ہے:

(وَمَن يَتَوَلَّ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مُشْرِكٌ) المائدۃ/51

ترجمہ: جو تم میں سے انکے ساتھ دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے ہو گا۔

تو اس حدیث کو مطلق تشبیہ پر محمول کیا جاسکتا ہے، جو کہ کفر کا موجب ہے، اور کم از کم اس تشبیہ کے کچھ اجزاء کے حرام ہونے کا تقاضا کرتا ہے، یا اسکا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح کی مشابہت ہو گئی اسی طرح کا حکم ہو گا، کفریہ کام میں مشابہت ہو گئی تو کفر، گناہ کے کام میں مشابہت ہو گئی تو گناہ، اور اگر ان کفار کے کسی خاص کام میں مشابہت ہوئی تو اسکا بھی حکم اُسی کام کے مطابق لگے گا، بہر حال اس حدیث کا تقاضا ہے کہ مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔ انتہی مختصر آرٹ کتاب "اقضاء الصراط المستقيم" (270، 1/270)

مسلمانوں کیلئے کفار سے مشابہت کیلئے کیا محکمت ہے؟ مشابہت کے نقصانات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بھی جانی جا سکتی ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

1- اگر کوئی مسلمان کافر کی مشابہت اختیار کرے تو وہ اس بات کو عیاں کرتا ہے کہ کافر کی شکل و صورت مسلمان سے افضل ہے، اور اس کی بنی پر اللہ کی شریعت اور اسکی مشیت پر اعتراض آتا ہے۔

چنانچہ جو خاتون مرد کی مشابہت اختیار کرتی ہے گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خلقت پر اعتراض کرتی ہے، اور اسے تخلیقِ الہی پسند نہیں ہے۔

2- کسی کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا نفسیاتی طور پر کمزور ہونے کی دلیل ہے، جس سے لکھا ہے کہ یہ شخص اندھے شکست خور ہے، جبکہ شریعت بھی بھی مسلمانوں سے اس بات کو قبول نہیں کرے گی کہ وہ اپنی شکست خور ہوئے حالت کا اعلان کرتے پھریں، چاہے حقیقت میں وہ شکست خور ہی کیوں نہ ہوں۔

اس لئے کہ شکست تسلیم کر لینا مزید کمزوری کا باعث بنتا ہے، جس کے باعث فاتح مزید طاقتور بن جاتا ہے، اور یہ کمزور کے طاقتور بننے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔

اسی لئے کسی بھی قوم کے عقل مند حضرات بھی بھی اپنے معاشروں کو دشمنوں کے پیچے لگ کر انکی مشابہت اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتے، بلکہ وہ اپنی پچان اور شخصیت باقی رکھتے ہوئے اپنی میراث، بآس، اور رسم و رواج کی حفاظت کرتے ہیں، چاہے دشمنوں کے رسم و رواج ان سے افضل ہی کیوں نہ ہوں؛ یہ سب کچھ اس لئے کہ وہ معاشرتی اور نشیانی اقدار کو جانتے ہیں۔

3- ظاہری منظر میں کسی کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے دل میں اس کیلئے محبت کے اسباب پیدا کرنی ہے، اسی لئے انسان اُسی کی مشابہت اختیار کرتا ہے جس سے محبت بھی کرے، جبکہ مسلمانوں کو کفار سے تمام وسائل کے ذریعے اعلان براءت کا حکم ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

(لَا يَحِدُّنَّ الْمُؤْمِنُونَ إِنَّ الْكَافِرِينَ أَوْلَيَاءُهُمْ وَمَنْ دُونُ الْأَوْلَيَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ لَيْفَعَلْنَ زَكَّ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَقْتُلُوا مُشْرِكِينَ فَتُقْتَلُوا كُلُّمَنْ لَهُمْ فَتَقْتُلُوكُمُ اللَّهُ أَفْسَدُكُمْ وَإِلَيَّ أَنْتُمْ مُصْبَرُونَ) آل عمران/28.

ترجمہ: مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں الا کہ تمہیں ان کافروں سے بجاوے کے لیے کسی قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے، اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراما ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

(لَا تَجِدُ قَوْمًا يُمْنَوْنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمَ الْاٰتِرْجُوْا دُونَ مَنْ خَادَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَأْنَوْ آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ أَخْوَاهُمْ أَوْ عَشِيرَتُهُمْ) المجادلة/22

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ بھی انہیں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی لگائیں جو اللہ اور اس کے رسول کی خلافت کرتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا میٹے ہوں یا جانی یا کنہہ والے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا: (مضبوط ترین ایمان کا کڑا: اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے میل جوں رکھنا اور دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور اللہ کی خوشنودی کے لیے کسی سے دوستی رکھنا اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کسی سے بغض و نفرت رکھنا ہے) طبرانی اور البانی نے السلسلۃ الصحیحۃ (998) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اہنی کتاب: "اقضاء الصراط المستقيم" (1/549) میں کہتے ہیں:

"ظاہری طور پر کسی کے ساتھ مشابہت اپنانا دل میں اسکے بارے میں محبت پیدا کر دیتا ہے، جس طرح دل میں موجود محبت ظاہری مشابہت پر ابھارتی ہے، یہ ایک ایسی بات ہے جو عام مشاہدے میں پائی جاتی ہے اور اس کا تجربہ بھی کیا گیا ہے" انتہی

4- ظاہری طور پر کفار کی مشابہت سے انسان اس سے بھی خطرناک مرحلے کی طرف بڑھتا ہے اور وہ ہے کہ اندر سے بھی انسان انہی کفار جیسا بن جاتا ہے، چنانچہ انہی جیسے اعتقادات رکھتا ہے، اور انکے انکار و نظریات کو صحیح سمجھنے لگتا ہے، اس لئے کہ انسان کی ظاہری اور باطنی حالت میں شدید تلقوت پایا جاتا ہے، اور یہ دونوں ایک دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اقضاء الصراط المستقيم (1/548) میں کہتے ہیں:

"ظاہری طور پر مشابہت باطنی طور پر مشابہت کا باعث بنتے ہیں، اور یہ سب کچھ اتنا مخفی اور سلسہ وار ہوتا ہے کہ احساس نہیں ہو پاتا، جیسے کہ ہم نے ان یہود و نصاری کو دیکھا ہے جو مسلم معاشرے میں رہتے تھے، ان میں دیگر یہود و نصاری سے کم کفریہ نظریات پائے جاتے تھے، یعنی ایسے وہ مسلمان جو یہود و نصاری کے معاشرے میں رہتے ہیں، وہ لوگ دیگر مسلمانوں سے کم ایمان رکھتے ہیں" انتہی

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ظاہری لباس میں مشاہست باطنی افکار میں موافق کا باعث بنتا ہے، جیسا کہ اس کے متعلق شرعی، عقلی اور واقعی دلائل موجود ہیں، اسی لئے شریعت مطہرہ نے کفار، حیوانات، شیاطین، خواتین، اور دیانتی لوگوں سے مشاہست منع قرار دی ہے" انشی

الغزویہ ص(122)

یہ چند ظاہری حکمتیں ہیں جن کی وجہ سے شریعت نے مسلمانوں کو مشرکین کی مشاہست سے روکا ہے، اس لئے ہر مسلمان کلیتے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی پیر وی کرے، اور یہ بات دل میں بیٹھا لے کہ اللہ تعالیٰ اسے کوئی بھی حکم بغیر کسی حکمت، فائدے اور مصلحت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے نہیں دیگا۔

واللہ اعلم.